روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

پیر 13 دسمبر 2004ء 1425 ہجری 13 فتح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 280

میزبان کی اجازت

حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ابو شعیب انصاریؓ نے آنحضرت ﷺ کو پانچ احباب سمیت آنے کی دعوت دی۔ ایک شخص اور بھی ساتھ ہولیا تو اس کے گھر پہنچ کر آپ نے فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ آ گیا ہے اگر تم اجازت دو تو ٹھہر جائے ورنہ چلا جائے میزبان نے بخوشی اجازت دے دی۔

(صحیح بخاری کتاب الاطعمہ باب الرجل یتکلف حدیث نمبر 5014)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں-

☆ حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب کہتے ہیں- کہ میں گورداسپور سے ایک خط لے کر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا- گرمی کا موسم تھا- اور میں سخت دھوپ میں آیا- رات کو بھی میں سو نہ سکا تھا- حضرت مسیح موعود نیچے کے کمرے میں تشریف فرما تھے- میں جب پہنچا تو آپ خط لے کر میرے لئے شربت لینے تشریف لے گئے- گرمی اور کوفت کی وجہ سے میں اونگھ گیا- اور وہیں لیٹ گیا- تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھتا ہوں- حضرت کے ہاتھ میں پنکھا ہے- میں اٹھ بیٹھا اور بہت ہی شرمندہ ہوا- فرمایا تھکے ہوئے تھے سو جاؤ اچھا ہے میں نے عذر کیا- پھر آپ نے وہ شربت دیا- اور میں پی کر گھر چلا آیا-

(سیرۃ مسیح موعود صفحہ 338)

حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب بیان کرتے ہیں-

☆ حافظ ابراہیم صاحب کھڑکی کے پاس بیٹھ رہتے- (یہ کھڑکی وہ ہے- جو بیت الفکر سے بیت الذکر میں آنے کے لئے ہے- عرفانی) حضرت مسیح موعود جب تشریف لاتے تو سب سے پہلے یہ ضرور لباس مبارک پر ہاتھ پھیر کر برکات لوٹ لیتے- حضور کبھی منع نہ فرماتے-

☆ ایک روز شیخ رحمت اللہ صاحب و دیگر احباب لاہور سے تشریف لائے- تو طبیعت ناساز تھی- فرمایا اندر ہی آ جاؤ- (حضور اس وقت اس کمرے میں تھے جس کا دروازہ بیت الفکر میں کھلتا ہے) میں بھی ساتھ ہی چلا گیا- حضرت مسیح موعود ایک پلنگ پر تشریف فرما تھے- جو اتنا چوڑا تھا) جتنی بالعموم چارپائیاں ہوتی ہیں- (یہ پلنگ حضور کی تمام ضروریات تصنیف و تالیف کا کام دیتا تھا- اس لئے وہ لمبا چوڑا بنوایا تھا- اس کے سرہانے ایک چھوٹا سا میز تھا- اس پر بتیاں بہت سی پڑی تھیں- (حضور موم بتی کی روشنی کرتے- اور ایک ہی وقت کئی بتیاں روشن کرلیا کرتے تھے- تاکہ کافی روشنی ہو- ایک دوات تھی- جس کے گرد غالباً مٹی تھپی ہوئی تھی- (یہ ایک رکابی میں رکھ کر اس کے ارد گرد مٹی لگا دی گئی تھی- تاکہ گر نہ پڑے) لوگ بے تکلفی سے جہاں کسی کو جگہ ملی بیٹھ گئے- کوئی چارپائی پر کوئی صندوق پر کوئی ٹرنک پر کوئی دہلیز پر کوئی فرش پر دیر تک ہم بیٹھے رہے- اور حضور کے کلمات طیبات سے شاد کام ہوتے رہے- کمرہ میں بالکل سادگی تھی- کوئی فرش نہ تھا- نہ مکلّف سامان بلکہ میں نے دیکھا کہ رضائی بھی پھٹی ہوئی تھی- اس کی روئی مجھے نظر آ رہی تھی-

(سیرۃ مسیح موعود صفحہ 339)

وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ''میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کیلئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں۔ خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو بھی سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تا کہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔''

(الفضل 31 دسمبر 1959ء)

میاں محمد صدیق بانی انعامی سکالرشپ برائے میٹرک 2004ء کا اپ ڈیٹ

مورخہ 5 دسمبر 2004ء تک اس مقابلہ کیلئے موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق اپنے اپنے گروپس میں مندرجہ ذیل طلبہ سرفہرست ہیں۔ ان تمام احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ جن کے نمبر اس سے زیادہ ہوں وہ فوری نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2004ء مقرر ہے۔ ان نمبروں سے زیادہ ہونے کی صورت میں یہ پوزیشنز تبدیل ہو جائیں گی۔

☆ سائنس گروپ۔ عبدالمومن رضوان احمد ابن عبدالمنان فیاض صاحب حاصل کردہ نمبر 762/850 فیڈرل بورڈ اسلام آباد۔

☆ جنرل گروپ۔ ملیحہ صادق ابن مکرم محمد صادق صاحب حاصل کردہ نمبر 650/850 فیصل آباد بورڈ۔

(نظارت تعلیم)

امریکہ سے جنرل فزیشن و ماہر امراض ضعیفی کی آمد

مکرمہ ڈاکٹر صائمہ احمد صاحبہ جنرل فزیشن اور ماہر امراض ضعیفی امریکہ سے بطور وقف عارضی مورخہ 18 تا 20 دسمبر 2004ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گی۔ ضرورت منداحباب سے گزارش ہے کہ وہ استفادہ کیلئے تشریف لائیں او رپرچی روم سے اپنا نام رجسٹر کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل ہسپتال ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

148

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

مبارک اور خوش قسمت

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 376)

شوق سے اکٹھے ہوتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

وقف عارضی بیرون بھی خدا کے فضل سے بڑے اچھے کام سرانجام دے رہی ہے یورپ کے بہت سے مما لک ہیں جنہوں نے سپین میں وقف عارضی کا کام شروع کیا ہے اس کے علاوہ یوگوسلاویہ میں بھی ایک وقف عارضی کا وفد گیا تھا۔ ہر طرف سے رپورٹیں مل رہی ہیں کہ (دین) کے لئے دلچسپی بڑھتی چلی جا رہی ہے اور بڑے شوق سے لوگ دین کی باتیں سنتے ہیں۔ ہمارے ایک ڈاکٹر نذیر صاحب ہیں جو پہلے ابی سینیا میں ہوا کرتے تھے انہوں نے پہلے عارضی طور پر وقف کیا اور پھر انہیں وقف کا ایسا چسکا پڑا کہ ابھی ان کا خط آیا تھا کہ میں اپنے آپ کو ایک سال کے لئے دوبارہ پیش کرتا ہوں اور اپنے خرچ پر سارا سال سپین میں دعوت الی اللہ کروں گا۔ ان کا رنگ بھی نرالا ہے کوٹ پر کلمہ طیبہ لکھوالیا ہے اور ہاتھوں میں حضرت مسیح موعود کی تصویر ہوتی ہے اور وہ گلیوں بازاروں میں کیٹیں لگائے پھرتے رہتے ہیں اور بڑے شوق سے لوگ ان کے گرد اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ (الفضل 15 اپریل 1984ء)

نورانی چہرہ

حضرت چوہدری محمد عبداللہ صاحب نمبردار بہلولپوری نے 1902ء میں بیعت اور 1903ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت حاصل کرنے کی سعادت پائی آپ فرمایا کرتے تھے۔

جب میں دین کی طرف راغب ہو کر حضرت اقدس کے دیدار سے مشرف ہوا تو حضرت کے چہرہ مبارک دیکھتے ہی یہ بات میرے دل میں میخ کی طرح گڑ گئی کہ یہ پاک نور کسی کاذب کے چہرہ پر ہرگز جلوہ گر نہیں ہوسکتا۔ (تاریخ احمدیت جلد 18 ص 196)

غانا میں احمدیت

1921ء وہ سال ہے جس میں احمدیت کا پیغام غانا میں پہنچا اور یہاں جماعت قائم ہوئی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افریقہ میں پہلا مشن قائم کرنے کے لئے حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کا انتخاب فرمایا جو ان دنوں لنڈن میں فرائض دینیہ ادا کر رہے تھے۔ آپ لنڈن سے 9 فروری 1921ء کو روانہ ہوئے اور پہلے سیرالیون پہنچے۔ 28 فروری 1921ء کو آپ گولڈ کوسٹ (غانا) کی بندرگاہ سالٹ پانڈ پر اترے اور مسٹر عبدالرحمٰن پیڈ رو کے مکان پر قیام پزیر ہوئے۔ فینٹی قوم کے ایک سربراہ مہدی سے ملاقات ہوئی۔ 11 مارچ کو اکرافل میں جلسہ ہوا اس میں پانچ سو کے قریب افراد تھے۔ چیف مہدی نے بھی تقریر کی۔ مولانا نیر صاحب نے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ 18 مارچ کو دوسرا جلسہ ہوا۔ نیر صاحب نے دو گھنٹے تقریر فرمائی اور فینٹی قوم اور ان کے چیف کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ چنانچہ قوم کے اکابرین نے اپنی قوم کے ساتھ جماعت میں داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا اور یوں ایک ہی دن میں ہزاروں لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئے۔

مولانا عبدالرحیم نیر صاحب گولڈ کوسٹ سے نائیجیریا تشریف لے گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مولوی حکیم فضل الرحمٰن صاحب کو جنوری 1922ء میں گولڈ کوسٹ مشن سنبھالنے کے لئے بھجوایا۔ آپ 22 مئی 1922ء کو سالٹ پانڈ پہنچے۔ حکیم صاحب کی موجودگی میں جماعت نے بہت ترقی کی۔ آپ کی موجودگی میں ہی 1928ء میں مولانا نذیر احمد علی صاحب کو غانا بھجوایا گیا۔ آپ کے دور میں بھی جماعت نے بہت ترقی کی نئے سکول اور متعدد جماعتیں قائم ہوئیں۔ 1936ء میں مولانا نذیر احمد مبشر صاحب بھی گولڈ کوسٹ پہنچ گئے اور مولانا نذیر احمد علی صاحب سیرالیون روانہ ہوگئے۔ مولانا نذیر احمد مبشر صاحب 1936ء سے 1961ء تک غانا میں خدمات بجا لاتے رہے اور پھر اور مربیان کی کثرت سے غانا آمد ورفت شروع ہوگئی اور مقامی مربیان اور معلمین بھی آج کل کام کر رہے ہیں۔ آج کل غانا کے امیر و مشنری انچارج مولانا عبدالوہاب بن آدم ہیں جو کہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ جماعت احمدیہ غانا دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

اطلاعات واعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ، دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ خاکسار کے سسر مکرم چوہدری محمد عبداللہ عمر صاحب جالندھری ابن مکرم چوہدری کریم بخش صاحب جالندھری دارالیمن وسطی حلقہ سلام ربوہ مورخہ یکم دسمبر 2004ء کو صبح چار بجے وفات پا گئے۔ آپ کی عمر بوقت وفات 88 سال تھی۔ آپ 29 نومبر 1916ء کو موضع پنڈ برجیاں ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے اور صرف 13 سال کی عمر میں حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے ذریعہ 1929ء میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے اور شدید مخالفت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے آخر دم تک ثابت قدم رہے۔ پاکستان ہجرت کرنے پر ربوہ میں ایک دفعہ بوڑھی والدہ ملنے آئیں تو انہوں نے اپنے بیٹے کی احمدیت ترک کرنے کیلئے بڑی منت سماجت کی مگر آپ اپنے عہد بیعت پر قائم رہے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور باقاعدہ تہجد گزار تھے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ یکم دسمبر کو بیت المہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم قریشی قیصر محمود صاحب نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور عام قبرستان میں بعد از تدفین قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبارک احمد صاحب ونیس آف کینیڈا و مکرمہ حمیرہ مبارک صاحبہ کو مورخہ 4 نومبر 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام "نابغ احمد" عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم قمر الدین صاحب ونیس آف بھوڑو چک کا پوتا اور چوہدری عبدالغفار صاحب ونیس آف گوجرہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اس نومولود کو صالح، باعمر، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ فجی و محترمہ کوثر سلطانہ صاحبہ کو 17 نومبر 2004ء کو دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچی کا نام "تنزیلہ" عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی وقف نو میں شامل ہے نومولودہ ماسٹر غفور احمد صاحب (ر) سابق صدر جماعت احمدیہ مڑ چک نمبر 45 ضلع شیخوپورہ حال کیلگری کینیڈا کی پوتی اور مکرم محمد اسماعیل خاں صاحب مرحوم آف مڑ چک نمبر 45 ضلع شیخوپورہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی اور باقی بچوں کو بھی نیک، لائق اور خادم دین بنائے۔ صحت وسلامتی والی لمبی عمروں سے نوازے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم ملک فخر الدین صاحب بابت ترکہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب)

مکرم ملک فخر الدین صاحب محلّہ گکے زئیاں۔ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ملک صلاح الدین صاحب ابن مکرم ملک امام دین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 11/9 دارالصدر رقبہ 4 کنال میں سے ان کا حصہ 1 کنال 15 مرلے 151 مربع فٹ ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ بشارت جمیل صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم ملک فخر الدین صاحب (بیٹا)
(3) مکرم ملک شجاع الدین صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ منزہ نعیم صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ صدف صلاح الدین صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ امۃ الشافی صباء صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ امۃ الکافی حناء صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مکرم عبدالحلیم سحر صاحب

تعلیمی میدان میں مختلف شعبہ جات اپنانے کیلئے طلبہ کا اختیار

کامیابی حاصل کرنے اور تعلیمی میدان میں مختلف شعبوں کے انتخاب کے بارے میں مفید مشورے

جدید ٹیکنالوجی نے اس وقت انسان کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ آئے دن کی حیران کن ایجادات نے انسانی زندگی کو بہت تیز کر دیا ہے۔ ٹیکنالوجی کی ترقی بہت تیزی اور سرعت سے ہو رہی ہے ایسے لگتا ہے کہ یہ وقت کے ساتھ دوڑنا چاہتی ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے آج کے دور کا انسان بھرپور فائدہ اٹھا رہا ہے۔ جب بھی نئے راز سے پردہ اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی شان ایک نئے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے اور روح اسی وقت سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ انسان کائنات کو مسخر کرنے کیلئے دن رات مصروف ہے ہر شعبہ زندگی اپنے کام کو مکمل کرنا چاہتا ہے مثلاً جب ایک طالب علم میٹرک پاس کرتا ہے یا FA یا F.Sc پاس کرتا ہے تو اس وقت اس کے سامنے یہ مشکل ہوتی ہے کہ کونسا پیشہ اختیار کر کے اپنی عملی زندگی کا آغاز کرے۔

ایک دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ بچے کو بچپن ہی سے بعض چیزوں کا شوق ہوتا ہے ایک ذہنی رجحان ہوتا ہے اس کے مطابق آگے جا کر Profession کے بارہ میں کافی آسانی رہتی ہے۔ گھر میں ماں باپ کو بچے کو ایسا ماحول دینا چاہیے جس سے اس کی صلاحیتیں ابھریں۔ بچے کو قدرتی ماحول میں پروان چڑھنے دینا چاہیے۔

ٹیکنالوجی نے اپنی جدت، اپنی دلکشی اور ہر آنے والے دن نئی نئی ایجادات کے ذریعہ عام انسان کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔ سب سے زیادہ جو چیز سرفہرست ہے اس نے ٹیکنالوجی کی حیرت انگیزی کا رعب یا دہشت قائم کر دی ہے وہ افسانوی فلمیں ہیں۔ بوڑھے لوگ ان حیرت انگیز فلموں کو دیکھ کر ہکا بکا رہ جاتے ہیں۔ لیکن نوجوان نسل کے دماغ پر یہ بہت زیادہ اثر انداز ہو رہی ہیں۔ بلکہ جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے ایسی ایسی حیرت انگیز فلمیں جو بچوں میں بہت مقبول ہیں نے ان کو دیوانہ بنا دیا ہے۔ ان کی سوچ اور تخیل کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔

نئے سائنسی نظریات سے سائنسدانوں نے یہ ترکیب نکالی ہے کہ نوجوان ذہن جو ہر وقت تجسس کی دنیا میں پرواز کرتا ہے وہ ان تدابیر سے بہت بڑا سائنسدان بننے کا شوق اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ جو خیالی تصورات ہیں یہ وقت کے ساتھ ساتھ ذہن کو چوراہے پر کھڑا کر دیتے ہیں یہ اس وقت ہوتا ہے جب پیشے اختیار کرنے کا وقت آتا ہے۔ یہ فائنل اور اہم موڑ ہوتا ہے۔ یہاں پر ذہن تصورات کی دنیا میں کھویا ہوتا ہے کچھ کرنے کے لئے ایک طالب علم کے پاس بہت سے Options ہوتے ہیں اس وقت وہ اپنے خواب جو اس نے دیکھے ہوتے ہیں یا مستقبل کو جن تصورات سے سجایا ہوتا ہے ان کو وہ اپنا پیشہ چن کر سچا ثابت کر سکتا ہے۔ ہمارے ہاں ایسے اداروں کی بہت زیادہ کمی ہے جو اس موقع پر طالب علم کو پیشہ اختیار کرنے کے بارہ میں مشورے دے سکیں یا ان کی راہنمائی کر سکیں اس چیز نے سارا الجھاؤ پیدا کیا ہوا ہے۔ انجینئرنگ، سائنس اور میڈیسن ان تمام میدانوں میں بہت وسعت پیدا ہو چکی ہے اور ان میں سے کسی ایک کا ماہر بننے کے لئے کوئی ٹھوس معلومات نہیں ہیں ان کے متعلق کوئی رہنمائی نہیں کہ طالب علم کس میدان میں خصوصی طور پر دلچسپی لے۔ ان مضامین کو اختیار کر کے پھر آگے کیا مستقبل ہے۔ ان مضامین کو اختیار کر لینے کے بعد معاشی لحاظ سے کیا صورت حال ہوگی۔ اس بارہ میں لٹریچر اور راہنمائی کی بہت کمی ہے۔

اگر ایک طالب علم کو بر وقت مختلف پیشوں کے بارے میں آگاہ کر دیا جائے تو اسے اپنا مستقبل بنانے میں آسانی ہو جائے گی اور وہ اپنے ذہنی جھکاؤ اور دلچسپی کے مطابق آئندہ پڑھائی کو جاری رکھ سکے گا۔ یہ بہت ضروری چیز ہے۔

بہرحال اپنے پیشہ کو اختیار کرتے وقت طالب علم کو خاص طور پر احتیاط کرنی چاہیے اور اپنے پیشہ کے بارہ میں پوری اور ضروری معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل جو مضامین زیادہ شہرت حاصل کر چکے ہیں ان کو اختیار کرنے میں ایک طالب علم کو کونسا مضمون چننا چاہیے۔ ان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ دوسرے مضامین یعنی میڈیکل۔ انجینئرنگ۔ معاشیات سیاسیات، تاریخ اور فلسفہ وغیرہ۔

انجینئرنگ

اس سے پہلے کہ انجینئرنگ کے بارہ میں کچھ بتایا جائے۔ آپ کو اس کے بارہ میں بالکل صاف ذہن ہونا چاہیے۔ کہ انجینئرنگ کیا ہے۔ انجینئرنگ اصل میں بنیادی طور پر عملی سائنس ہے۔ انجینئرنگ ایک ڈیزائنر کی طرح ہے جو اپنا علم استعمال کرتا ہے اور نئے ڈیزائن بناتا ہے اس میں نئی جدت پیدا کرتا ہے بغیر کسی ٹھوس تھیوری میں جائے۔

دوسری صورت میں سائنس دان نظریات اور اصولوں کا مطالعہ کرتا ہے۔ تلاش کرتا ہے جستجو کرتا ہے اور نئی ایجادات کے اصولوں کا تعین کرتا ہے تو پھر انجینئر ان کو عملی جامہ پہنا کر پریکٹیکل کرتا ہے۔

بہرحال ایک سائنس دان کی طرح انجینئر وہ مزید ریسرچ اور ایجادات کو رواج دینے میں پوری طرح ملوث ہوتا ہے۔ آگے چل کر انجینئرنگ کی کئی شاخیں ہیں۔ مثلاً ان میں سے ایک درج ذیل ہے۔

مکینیکل انجینئرنگ

انجینئرنگ کے میدان میں مکینیکل انجینئرنگ کو انجینئرنگ کی ماں کہا جاتا ہے یہ الگ الگ مضامین کو اکٹھا کرتی ہے۔ یہ برق اور حرارت کو میکانیات میں اور رائج مشینوں میں منتقل کرتی ہے اور یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔

مکینیکل انجینئرنگ مختلف چیزوں کو ڈیزائن کرتی ہے۔ جن سے آپ آج کل لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ مثلاً کلائی کی گھڑی کی سادہ سی ٹیکنیک ہے یہ بالکل اس جھولے کی طرح ہے جو کہ کھیل کے میدان میں لگا ہوتا ہے۔ اسی طرح CDs چلانے میں اور جہاز کو ایئر کنڈیشنڈ کرنے میں بھی مکینیکل انجینئرنگ کام کرتی ہے۔ اس طرح میزائل تیار کرنے کے طریقہ کار میں یہی انجینئرنگ کام کرتی ہے۔

اس انجینئرنگ کی حیرت انگیزی کی کوئی حد نہیں ہے۔ یہ انسان کی زندگی کی تمام آسائشوں اور جدید ایجادات میں انقلابی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ مکینیکل انجینئرنگ کے میدان میں اب ملازمتوں میں آنے کے کثرت کے ساتھ مواقع موجود ہیں۔ یہ بہت وسیع میدان ہے آپ اس سے لطف اندوز بھی ہوتے ہیں اور یہ آپ کو ملازمت بھی مہیا کرتی ہے اس میں آپ بہت سے میدانوں میں اور جگہوں پر کام کر سکتے ہیں۔ مثلاً تعمیرات کا شعبہ ہے، آئل انڈسٹری ہے، ہوابازی ہے، انتظامی شعبہ ہے، یہاں تک کہ Software کے میدان میں آ سکتے ہیں۔ یہ تمام کام خصوصی طور پر مکینیکل انجینئرنگ کے ہیں۔

ان تمام چیزوں کے باوجود مکینیکل انجینئرنگ ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ بہت زیادہ گہرے نظریات اور آئیڈیاز کا میدان ہے۔ اس میدان میں آنے کے لئے بہت زیادہ دلچسپی، محنت اور آگے بڑھنے کی خواہش ہونا ضروری ہے۔ یہ مکمل طور پر تصوراتی میدان ہے اور اسے صحیح صلاحیتوں اور سمت کی ضرورت ہوتی ہے مکینکس میں دلچسپی کالج لیول پر ہی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے بلکہ بچپن کا زمانہ رجحان ظاہر کر دیتا ہے۔

اگر سکول میں پڑھائی کے دوران مکینکس میں آپ کو دلچسپی نہ ہو اور آپ اس سے بیزاری محسوس کریں تو اس مضمون کے بارے میں سوچیں بھی نہ۔ اس کا نصاب کافی پیچیدہ ہے اور سمجھنے میں کافی دشواری پیش آتی ہے۔ جب تک اس میں دلچسپی نہ ہو اور اگر آپ اس کو نہ سمجھ سکیں تو آپ اپنے آپ کو جلد اندھیرے میں پائیں گے۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی

اب ہم ایک اہم شعبے کی طرف آتے ہیں جس کو آپ اختیار کر سکتے ہیں اس شعبے نے دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے بلکہ انسانی زندگی میں ایک تلاطم پیدا کر دیا ہے۔ یہ ہے کمپیوٹر سائنس اور انجینئرنگ یا جسے IT کا نام دیا گیا ہے۔ اس شعبہ کے بارہ میں دلچسپ بات یہ ہے کہ آیا یہ انجینئرنگ ہے یا نہیں۔ انجینئرز کمپیوٹر سائنس کو انجینئرنگ ماننے سے انکار کرتے ہیں اگر اس کو انجینئرنگ کا حصہ قرار دیا جائے تو وہ ناخوش ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ سائنس ہے اس کا کورس بھی سائنس کے مضامین سے ملتا جلتا ہے۔

آپ اگر کمپیوٹر کی ڈگری حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آجکل جو رجحان ہے صرف اس کے پیچھے نہ چلیں اس سلسلہ میں آپ کو احتیاط برتنی چاہیے۔ یاد رکھنا چاہیے IT کا مضمون پھولوں کی سیج نہیں ہے اس کے لئے بہت کچھ چاہیے سب سے پہلے آپ کو اپنا ذہن اس کے مطابق تیار کرنا چاہیے یہ بہت زیادہ مقابلے کا میدان ہے اس کے لئے تخلیقی ذہن۔ وقف ذہن اور بہت زیادہ کاروبار کا ورک ہونا چاہیے۔ کمپیوٹر سائنس صرف ٹائپ کرنے کا کوڈ نہیں جس کو کمپیوٹر میں ڈال دیا۔ اس کیلئے بہت زیادہ مقابلے کی مارکیٹ کے متعلق معلومات اور شعور ہونا چاہیے ورنہ آپ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اندھیرے میں کھو جائیں گے۔ اس میدان میں کامیاب ہونے کیلئے اس کے بارے میں آپ کو بہت زیادہ علم ہونا چاہیے۔ کمپیوٹر سائنس یا IT کے ادارے دو طرح سے تقسیم ہوتے ہیں پہلے وہ ادارے جو آپ کو software کے بارے میں علم سکھاتے ہیں اور اس کی ترقی کے tools کے بارہ میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں ایک اچھا ادارہ آپ کو دوسرے لفظوں میں سچا شعور یا ہنرمندی اور آپ کو نئے software کے نئے آلات کے بارہ میں معلومات اور علم دیتا ہے۔

کمپیوٹر سائنس بچوں کا کھیل نہیں ہے اس میدان میں آنے کے لئے آپ کو اپنی ہر چیز وقف کرنی پڑے گی اور محنت کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ وقت کی قربانی دینی ہوگی۔ اگر آپ فقط کمپیوٹر سائنس میں اس لئے جانا چاہتے ہیں کہ ہر کوئی اس طرف دوڑ رہا ہے اور آپ صرف PC گیمز اور net کا استعمال کرنا چاہتے ہیں تو کئی مرتبہ سوچ لیں اس سے پہلے کہ آپ اپنے آپ کو

کچی ڈوری کے ساتھ جوڑ رہے ہیں۔

الیکٹریکل اور الیکٹرونکس انجینئرنگ:

یونیورسٹی میں پڑھنے کیلئے یہ انجینئرنگ بھی کافی کشش رکھتی ہے دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ پیشہ وارانہ لحاظ سے الیکٹریکل انجینئرنگ آپ شروع کرتے ہیں ایک وسیع بنیاد پر۔ الیکٹریکل نظریات کے ساتھ اور پھر اس کو آگے جا کر مخصوص میدان میں مختلف صورتوں میں اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً آپ الیکٹرونکس لے سکتے ہیں power سسٹم میں آسکتے ہیں اسی طرح روابط کے شعبہ (Telecommunication) میں آسکتے ہیں دوسرے لفظوں میں الیکٹرونکس کا طالب علم اس شعبہ پر یکجا رہتا ہے اور وہ کسی خاص مضمون کو اختیار کرسکتا ہے۔

الیکٹرونکس یا الیکٹریکل انجینئرنگ کا طالب علم ایک حد تک مضمون کا مطالعہ کرتا ہے اس میں ڈیجیٹل لوجیک ڈیزائن، کمپیوٹر آرکیٹکچر پاور سسٹم، ڈیجیٹل سگنل کمپیوٹر کے ذریعہ رابطہ، نیٹ ورک اسی طرح سرکٹ کا تجزیہ وغیرہ۔

الیکٹرونک دوسری انجینئرنگ کی نسبت آسان تصور کی جاتی ہے اس کو اور زیادہ اچھی طرح سمجھنے کے لئے اپنے آپ کو ہائی سکول اور کالج کے فزکس سیکشن کے زمانہ میں لے جائیں جو کہ الیکٹرونکس سے ملتا جلتا ہے تو آپ جنرل آئیڈیاز حاصل کرسکتے ہیں آپ یہاں پیچیدہ سرکٹس کو عملی طور پر ڈیزائن کرتے ہیں۔

اگرچہ خیال کیا جاتا ہے کہ پاکستان میں الیکٹرک اور الیکٹرونکس انجینئرنگ میں ملازمت کے مواقع بہت کم ہیں لیکن اگر اس شعبہ میں لگن اور محنت سے کام کیا جائے تو ضرور اچھی اور پرکشش ملازمت مل سکتی ہے۔

ایروناٹیکل اور سول انجینئرنگ

ان دونوں شعبوں کو کہا جاتا ہے کہ یہ مکینیکل انجینئرنگ کی شاخیں ہیں۔ لیکن ان دونوں شعبوں میں اتنی ترقی ہو چکی ہے کہ دونوں اپنی علیحدہ علیحدہ خصوصیت رکھتے ہیں۔

ایروناٹیکل انجینئرنگ میں ملازمت کے مواقع اپنے ملک میں کافی نکل آتے ہیں۔ پاکستان کے ہوابازی کے محکمہ میں ملازمت مل سکتی ہے۔ PIA یا ایسے ملٹری کے ادارے جو ایئر دفاعی نظام سے منسلک ہیں۔ گو کہ اس میدان میں نسبتاً ملازمت کے مواقع محدود ہیں لیکن اس Profession میں کشش بہت زیادہ ہے۔

اب سول انجینئرنگ کی طرف آتے ہیں۔ اس وسیع شعبہ میں انجینئر عمارات کے ڈیزائن بناتے ہیں پلوں کے ڈیزائن تیار کرتے ہیں اور یہ تصوراتی طور پر ایسے ایسے نقشے سوچتے ہیں جو بعد میں عملی شکل میں آکر حیرت انگیز بلڈنگز یا عمارات وجود میں آجاتی ہیں اور انسان انہیں حیرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

سول انجینئرز اپنی ملازمت سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ لوگ تعمیراتی کمپنیوں میں کام کرتے ہیں۔ آرکیٹکچر کے طور پر کام کرتے ہیں۔ یہ دونوں انجینئرز کی شاخیں مکینیکل انجینئرنگ سے ملتی جلتی ہیں۔ اس میں اگر آپ مکینیکل کے شعبہ میں جائیں تو یہاں پر بہت وسیع میدان ہے اس کے بعد آپ اپنی پسند کی کوئی شاخ چن سکتے ہیں۔

انجینئرنگ سائنس اور میکاٹرانکس

میکاٹرانکس ایک نئی چیز ہے دنیا کی مشہور یونیورسٹیوں میں ابھی تک متعارف نہیں ہوئی۔ یہ جو لفظ ہے میکاٹرانکس یہ 1969ء میں ایک انجینئر نے جو کہ جاپانی کمپنی میں کام کرتا تھا اس کو متعارف کروایا۔ میکا لفظ اختصار ہے میکانزم کا اور ٹرانکس الیکٹرونکس کی جگہ پر ہے میکاٹرانکس مکینیکل انجینئرنگ اور الیکٹرونکس انجینئرنگ کا ملاپ جانا جاتا ہے۔ کچھ لوگ اسے کمپیوٹر سائنس بھی کہتے ہیں۔ اسے کمپیوٹر سائنس اور الیکٹرونکس کا ملاپ بھی کہا جاتا ہے۔ بہرحال ایک طالب علم ان کے بارہ میں اتنا واضح تصور اپنے ذہن میں نہیں لاسکتا۔ یہ میدان اس وقت اختیار کرسکتے ہیں جب دوسری ساری ترجیحات ختم ہو جائیں۔

میٹالرجی اور میٹریل انجینئرنگ

ہر چیز اس میٹریل پر انحصار کرتی ہے جس سے وہ بنی ہوتی ہے اگر بننے والی Product کا بنیادی ڈھانچہ فیل ہو جائے تو تب سارا مقصد ختم ہو جاتا ہے۔ میٹالرجی اور میٹریل انجینئرنگ سادہ الفاظ میں یہ ایجاد کرتی ہیں۔ تجزیہ کرتی ہیں اور بناتی ہیں اس میٹریل کو جو ہماری Product میں استعمال ہوتا ہے۔ میٹالرجی کا شعبہ چیزوں کے بارہ میں واضح سمت کا تعین کرتا ہے۔ یہ تصور ایک طالب علم کے لئے کیمسٹری کے مضمون کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کیمسٹری کے مضمون کو پسند نہیں کرتے تو پھر میٹالرجی کے مضمون کو رکھنا بیکار ہوگا۔ اس مضمون کے لئے کیمسٹری میں غیر معمولی دلچسپی ضروری ہوتی ہے۔

میٹالرجسٹ بہت لطف اندوز ہو سکتے ہیں بہت اہم رول انڈسٹری کے شعبہ میں ادا کرسکتے ہیں وہ میٹریل کی خصوصیات میں اضافہ کر کے اس کی طلب کو زیادہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس شعبہ کے سلسلہ میں ہمارے ملک میں ملازمتوں کی بہت کمی ہے اس میں بہت زیادہ مہارت اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور اپنا لوہا منوانا پڑتا ہے تب جا کر اچھی جاب ملتی ہے۔ اکثر جگہوں پر جہاں میٹالرجی کے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے وہاں پر کیمیکل انجینئرز ان کی جگہ کام کر رہے ہوتے ہیں۔

اگر آپ اس میں دلچسپی رکھتے ہیں تو بے خوف ہو کر اس شعبہ کو اختیار کریں۔ پاکستان میں نہ سہی کسی بھی دوسرے ملک میں آپ ملازمت اختیار کرسکتے ہیں دنیا بہت وسیع ہے اور میدان خالی پڑے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو انجینئرنگ محدود نہیں ہے جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ اس میں بڑے بڑے میدان ہیں اور ان کی بہت وسعت ہے بیچلر لیول پر اسکی بہت سی شاخیں ہیں ان کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اس میدان میں کیمیکل انجینئرنگ ہے۔ ماحولیاتی انجینئرنگ ، پیٹرولیم انجینئرنگ اسی طرح بائیو انجینئرنگ ہے۔ ان سب میں کسی ایک کو آپ اپنی دلچسپی کے لحاظ سے چن سکتے ہیں۔

لیکن سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ انجینئرنگ کے کسی بھی شعبہ کو اختیار کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنی دلچسپی کو مدنظر رکھیں کہ آیا آپ کو انجینئرنگ کے بارہ میں crase ہے کہ نہیں پھر جو چاہیں اپنے کیریئر کے لئے پروفیشن اختیار کرلیں۔

اب ہم انجینئرنگ کے بعد دوسرے پروفیشن کی طرف آتے ہیں۔ ان میں سے بھی آپ اپنے ذہنی رجحان اور صلاحیتوں کے لحاظ سے اختیار کرسکتے ہیں۔

سائنسی مضامین

اس میدان میں بھی مختلف شعبے ہیں جن کو آپ اختیار کرسکتے ہیں۔ مثلاً ریاضی ، فزکس، کیمسٹری، بیالوجی وغیرہ ہیں۔ ان کی بہت سی شاخیں ہیں جن میں آپ ماہر ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح BSc, MSc ایم فل کر کے دو سال بعد آپ PhD کرسکتے ہیں۔ اگر سائنس دان بننے کا شوق ہے تو میدان آپ کے لئے کھلا ہے۔

میڈیکل سائنس

یہ سائنس کی بالکل مختلف تصویر اور رخ ہے۔ مثلاً سائنس میں انجینئر مشینری کی سائنس میں ملوث ہوتا ہے لیکن میڈیکل میں زندہ چیزوں کی سائنس سے تعلق ہوتا ہے۔

میڈیسن نہ صرف ڈاکٹری ہے بلکہ یہ ساتھ ساتھ تحقیق اور مزید ترقی کا میدان بھی ہے ڈاکٹر بننے کیلئے بہت زیادہ وقف کی روح اور ذمہ داری چاہئے کیونکہ اس میں انسانی زندگی ملوث ہوتی ہے۔ لحہ لحہ اس میں آپ کو نگرانی اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے ذرہ سی غفلت مریض کی زندگی لے سکتی ہے۔

اگر آپ صرف اس وجہ سے ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں کہ دولت کمائیں تو یہ ایک اچھی سوچ نہیں ہے۔ ڈاکٹری ایک مقدس پیشہ ہے اس کے اپنے تقاضے ہیں یہ اصل انسانیت ہے کہ آپ ڈاکٹر بن کر اپنا رزق کمانے کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کی بےلوث خدمت بھی کریں۔

اگر آپ میڈیسن کا میدان چننا چاہتے ہیں تو دنیا کے بہترین اداروں میں داخلہ لیں اور مزید تجربات اور تحقیق کریں اور ایک ماہر میڈیسن بنیں۔

آج کے جدید دور میں صرف MBBS کی سادہ ڈگری کافی نہیں ہے اب تو جسمانی علوم نے اتنی ترقی کرلی ہے کہ انسان کے مختلف جسم کے حصوں کے ماہرین بن چکے ہیں مثلاً دل کے مریضوں کے لئے دل کے ماہرین ، ہڈیوں کے امراض کیلئے ہڈیوں کے ماہرین آنکھوں کا مسئلہ پیدا ہوا تو آنکھوں کے سپیشلسٹ، انسانی دماغ کا مسئلہ ہو تو نیورو سرجن ہیں۔ ہارٹ کے لئے ہارٹ سرجن ہیں اسی طرح اگر جلدی (Skin) بیماری کے مریض ہوں تو جلد کے ماہرین ہیں۔ غرض کہ میڈیکل کا میدان بہت وسیع ہو چکا ہے اس لئے MBBS کرنے کے بعد اپنی پسند کا میدان چنیں اور اپنے جوہر دکھائیں۔

جب ایک طالب علم یونیورسٹی میں جاتا ہے اور اس کے بعد عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے تو اسے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ اسے مایوسی کی طرف لے جاتے ہیں۔ Profession کے بارہ میں چونکہ پہلے سے ہی بعض آراء بنی ہوئی ہوتی ہیں ان کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے بلکہ اپنے شعبہ کے لحاظ سے جو کہ آپ نے اپنے کیریئر کے لئے اختیار کیا ہے اس میں ہمت کے ساتھ قدم رکھیں اور محنت جاری رکھیں اور دعا کے ساتھ اللہ پر بھروسہ رکھیں کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔

گو کہ آپ کو انجینئرنگ کی ڈگری فوری طور پر ماہر نہیں بناتی۔ اگر آپ عمل پر یقین رکھتے ہیں اور آپ کا مزاج عملی کام کرنے کا ہے تو آپ کو ماہر انجینئرز بہت جلد ایک تجربہ کار اور ماہر انجینئر بنادیں گے۔

اگر آپ کمپیوٹر سائنس کے میدان میں جانا چاہتے ہیں تو اس شعبہ میں آپ کا پریکٹیکل ہونا بہت ضروری ہے۔ کمپیوٹر میں آپ BCS اور MCS کرسکتے ہیں اور معاشرہ کے دھارے میں کامیابی سے داخل ہو سکتے ہیں۔

آج کل جس طرح صنعتی صورت حال ہے اور جدید دور جا رہا ہے۔ ہر روز نئی ایجادات ہو رہی ہیں جنہوں نے انسان کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ صرف انجینئرنگ کی سادہ ڈگری حاصل کر کے اچھی ملازمت حاصل نہیں کرسکتے اس کے لئے آپ کو آل راونڈر بننا پڑے گا۔ انڈسٹری کے متعلق شعبہ کا عملی کام کا ماہر ہونا پڑے گا کہ آپ متعلقہ انڈسٹری کے ہر شعبہ پر عبور حاصل کریں۔ اس سلسلہ میں آپ کو انتظامی لحاظ سے ماہر ہونا چاہیے۔ پھر انڈسٹری Product کے متعلق جدید ترین معلومات حاصل ہوں اور اس کا پورا پورا علم ہونے کے ساتھ ساتھ جدید ٹیکنالوجی کے متعلق علم ہونا بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر آپ اپنے Profession میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کوئی بھی میدان ہو وہ آپ کو امیر نہیں بنا سکتا اس میں IT (انفارمیشن ٹیکنالوجی) ہو۔ انجینئرنگ ہو، ڈاکٹری ہو، قانون کا میدان ہو، معاشیات کا شعبہ ہو، تاریخ کا ماہر بننا چاہتے ہوں یا

آپ CA (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) بننا چاہتے ہوں وغیرہ ان سب میدانوں میں آپ کو وقت بھی دینا ہوگا اور اس کے ساتھ انتھک محنت کرنی ہوگی۔ بشرطیکہ آپ اپنے آپ کو ثابت کریں کہ آپ ان میں سے کسی ایک کیلئے موزوں ترین ہیں تب جا کر آپ ایک اچھا اور عزت والا مقام حاصل کر سکتے ہیں پھر عزت، دولت اور شہرت تینوں آپ کے پاس ہوں گی۔

سائنس کا میدان بہت پرکشش ہے اس میں آپ خدا کے بنائے حیرت انگیز قوانین کا مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ کس طرح اللہ کی ذات نے کائنات کا سارا نظام کامل طور پر بنایا ہے۔ ہر قانون اپنے اپنے دائرے میں عمل پیرا ہے اس میں ذرہ بھی جھول نہیں۔

سورج، چاند، ستارے اپنے اپنے مقررہ وقت پر نکلتے ہیں اور اپنے دائرے میں حرکت کرتے ہوئے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا رہے ہیں دن اور رات اپنے اپنے قانون کے تحت بدلتے رہتے ہیں۔ فصلوں کے تیار ہونے میں اپنا ایک ماحول اور موسم ہے۔ پھل اپنے اپنے موسم میں پکتے ہیں۔ غرض ہر شے اپنے پیدا کرنے والے ربّ کے حکم سے اپنے اپنے دائرہ میں مصروف عمل ہے۔ اگر آپ کو ان سب چیزوں سے دلچسپی ہے تو پیدا کرنے والے آقا نے ساری کائنات کے تمام روحانی اور جسمانی قوانین اور راستے اپنی پیاری کتاب قرآن کریم میں سمو دیئے ہیں۔ قرآن عظیم کے سمندر میں غوطہ لگائیں آپ انمول موتیوں سے مالا مال ہو جائیں گے۔ جہاں تک انسانی سوچ جاسکتی ہے اور اس کے ذہن میں راہنمائی کے لئے سوالات جنم لے سکتے ہیں ان سب کا جواب اور حل قرآن کریم میں موجود ہے۔

اب ہم کچھ دوسرے پیشوں کا ذکر کرتے ہیں جن کو آپ اختیار کر کے کامیاب زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ان مضامین میں ماسٹر ڈگری حاصل کر کے معاشرے کے دھارے میں شامل ہو سکتے ہیں۔

معاشیات

یہ مضمون کسی بھی معیشت کو کامیابی سے چلانے کے لئے بہت کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ معاشیات کا تعلق انسانی زندگی سے بہت گہرا ہے۔ اس کے بغیر معاشرہ تشکیل نہیں پا سکتا۔ معاشیات کی تعریف ہم اس طرح کر سکتے ہیں ” انسان اپنی روحانی اور جسمانی بقا کے لیے جو جدوجہد کرتا ہے اسے معاشیات کا نام دیا جاسکتا ہے۔

معاشیات کا اشیاء کی رسد اور طلب سے بنیادی اور گہرا تعلق ہے اس مضمون میں آپ ملک میں پیدا ہونے والی Products کا جائزہ لیتے ہیں اس میں اندرونی اور بیرونی تجارت کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ بینکوں کا نظام اسی مضمون سے وابستہ ہوتا ہے۔ کرنسیوں کے تبادلہ کی معلومات۔ ملک میں سرمایہ کاری کی صورت حال اور طلب کے لحاظ سے رسد کا انتظام وغیرہ یہ بہت وسیع مضمون ہے۔

اگر آپ کو ان چیزوں سے دلچسپی ہو تو آپ معاشیات میں MA کر کے اچھے ماہر معاشیات بن سکتے ہیں۔ اس میدان میں ملازمتوں کے کافی مواقع ہیں۔ آپ تدریس کے شعبہ میں جا سکتے ہیں۔ بنک میں ملازمت حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کامیاب تاجر بن سکتے ہیں۔ بڑی بڑی ملٹی نیشنل کمپنیوں میں آپ کو ملازمت مل سکتی ہے۔ اگر آپ معاشیات کے شعبہ میں آنے کے ساتھ ساتھ زراعت میں بھی دلچسپی رکھتے ہوں تو آپ ایگری کلچرل اکنامکس میں ماسٹر ڈگری حاصل کر سکتے ہیں۔

تاریخ

تاریخ کا شعبہ اہم ہے اس مضمون میں بھی آپ ماسٹر ڈگری حاصل کر کے تدریس کے شعبہ میں آئیں گے۔ یہ خالص ذاتی دلچسپی کا مضمون ہے گو کہ اس میں ملازمت کے مواقع نسبتاً کم ہیں لیکن یہ ایک دلچسپ علم ہے۔ اس مضمون میں آپ اپنے ملک کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ملکوں کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں ۔انسان کی پیدائش سے لے کر آج کے جدید دور تک انسان کے عروج وزوال کا مطالعہ کرتے ہیں۔

سیاسیات

اس میں بھی ماسٹر ڈگری حاصل کی جاسکتی ہے اگر آپ کو سیاست میں دلچسپی ہے تو پھر آپ اس مضمون کو اختیار کریں کیونکہ بظاہر اس کو ایک بور مضمون سمجھا جاتا ہے لیکن دلچسپی ہو تو آپ اس میں کامیاب ہو سکتے ہیں اس میں ملکی سیاسی صورت حال، بین الاقوامی حالات ان کا اتار چڑھاؤ وغیرہ کا مطالعہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔

قانون

یہ بہت اہم شعبہ ہے انسانی معاشرہ اب اس ڈگر پر چل پڑا ہے کہ پیچیدگیوں اور مسائل نے انسانی زندگی کو بدل کر رکھ دیا ہے ان حالات میں ایک قانون دان مسائل میں گھرے لوگوں کی راہنمائی کرسکتا ہے ان سے فیس لے کر ان کو حل کرسکتا ہے۔ اگر آپ ایک ذہین اور قابل قانون دان بن جائیں تو آپ قابل عزت روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔ اس پیشے سے آپ شہرت اور دولت دونوں کما سکتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ مجبور اور ضرورت مند لوگوں کی خدمت کریں گے۔

دینی علوم

اگر آپ میں دینی علوم کے حصول کا شوق ہے تو آپ اس میدان میں آئیں اور دین کا مطالعہ کریں۔ مذاہب کا مطالعہ کریں۔ جو علوم اللہ تعالیٰ نے انسان کی راہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً اتارے ان کا مطالعہ کریں اور ان پر چلتے ہوئے خود بھی اللہ کے پیارے وجود کی طرف اپنا رخ بھی موڑیں اور بنی نوع انسان کو بھی اپنے حقیقی ربّ کی طرف لے جائیں۔ اس میں آپ اسلامیات میں ڈگری حاصل کریں۔ عربی زبان میں ماسٹر ڈگری حاصل کریں۔

آج کے اس مشینی اور مادی دور میں انسان بہت دکھوں کا شکار ہے اسے راہنمائی کی ضرورت ہے آپ دین کے حقیقی ماہر بن کر انسان کو دکھوں سے نکال سکتے ہیں۔

بہر حال آپ جو بھی پیشہ اختیار کریں سب سے پہلے اپنے ذہنی رجحان کو مدّنظر رکھیں۔ اپنی دلچسپی کو مدنظر رکھیں۔ اپنے ماحول کو مدنظر رکھیں اور خوب محنت اور انتھک محنت کر کے اس مضمون میں اپنا مقام پیدا کریں تب جا کر آپ کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔ اور سب سے اہم دعا کر کے کسی بھی میدان میں داخل ہوں۔

خاندانوں کی تاریخ کوزندہ رکھیں

18 مئی 1996ء کو جرمنی سے واقفین نو سے ملاقات کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بعض بچوں کو بلا کر ان سے ان کے والد اور دادا کا نام پوچھا۔ بعض کو اپنے دادا کا نام تک نہیں آتا تھا اور نہ انہیں یہ علم تھا کہ ان کے خاندان میں احمدیت کب آئی۔ حضور نے اس پر فرمایا کہ آپ کو اپنے دادا کے نام کا بھی صحیح نہیں پتہ۔ اگر پتہ ہے تو ان کی احمدیت کا کچھ پتہ نہیں۔ اب تم لوگ کیا یادیں لے کر آگے بڑھو گے۔

حضور نے فرمایا کہ میں کئی سال سے جماعت کو نصیحت کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے اپنے اپنے خاندانوں کی تاریخ کو زندہ رکھیں اور اپنے خاندانوں کی تاریخ، احمدیت سے شروع کریں۔ وہ کب احمدی ہوئے پھر انہوں نے کیا کیا قربانیاں کیں، کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں، پھر اللہ نے ان پر کیا فضل فرمائے۔ یہ ساری سچی کہانیاں ہیں اور بڑی دلچسپ اور دردناک بھی ہیں۔ یہ ساری باتیں یاد رکھو گے تو زندہ رہو گے ورنہ مٹی میں مل جاؤ گے۔ اگلی نسلوں کو پتہ ہی کوئی نہیں ہوگا کہ کن کی نسلیں ہیں، کہاں کہاں سے آئے ہیں، ان کی کیا نیک روایات ہیں۔

حضور نے عربوں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام تک اپنے نسب نامے یاد رکھتے تھے اپنے اچھے پاک ماں باپ کی باتیں یاد رکھنا اور ان کے ساتھ اپنے رشتے ملانا بڑی اچھی بات ہے۔ آپ لوگ ان کی باتیں یاد رکھیں گے تو زندہ رہیں گے۔ حضور نے سلطان محمود غزنوی کے وفادار خادم ایاز کی کہانی سنا کر بتایا کہ وہ کس طرح بادشاہ کا مقرب ہونے کے باوجود اپنے ماضی کو یاد رکھتا تھا اور نصیحت فرمائی کہ خدا کا خوف کریں اور آپ نے احمدیت کا جو فیض پایا ہے، جن سے پایا ہے ان کی یادوں کو زندہ رکھیں۔ تب آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کیا تھے اور خدا نے کیا سے کیا بنا دیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 جون 1996ء)

خلیق اور سادگی پسند انسان

امرتسر کے صحافی محمد اسلم صاحب 1913ء میں قادیان تشریف لائے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سے بھی مل کر ہمیں از حد مسرت ہوئی۔ صاحبزادہ صاحب نہایت ہی خلیق اور سادگی پسند انسان ہیں۔ علاوہ خوش خلقی کے کہیں بڑی حد تک معاملہ فہم و مدبر بھی ہیں۔ علاوہ دیگر باتوں کے جو گفتگو صاحبزادہ صاحب موصوف کے اور میرے درمیان ہندوستان کے مستقبل پر ہوئی اس کے متعلق صاحبزادہ صاحب نے جو رائے اقوام عالم کے زمانہ ماضی کے واقعات کی بناء پر ظاہر فرمائی وہ نہایت ہی زبردست مدبرانہ پہلو لئے ہوئے تھی۔ صاحبزادہ صاحب نے مجھ سے از راہ نوازش بہت کچھ ہی مخلصانہ پیرائے میں یہ خواہش ظاہر فرمائی کہ میں کم از کم ایک ہفتہ قادیان میں رہوں اگر چہ بوجوہ چند در چند میں ان کے ارشاد کی تعمیل سے قاصر رہا۔ مگر صاحبزادہ صاحب کی اس بلند نظرانہ مہربانی و شفقت کا از حد مشکور ہوں صاحبزادہ صاحب کا زہد و تقویٰ اور ان کی وسعت الخیالانہ سادگی ہمیشہ یاد رہے گی“۔

(الفضل 17 فروری 2003ء)

بقیہ صفحہ 6

میرے دل و جان سے پیارے والد 9 اپریل 2002ء بروز منگل اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہم سب بہن بھائیوں کو ہمیشہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ جہاں کہیں بھی ہو مغرب سے پہلے گھر لوٹ آیا کرو۔ اور خود بھی اپنے دائمی گھر تقدیر الٰہی سے عین مغرب کے وقت روانہ ہوئے۔

اللہ تبارک تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے دیار غیر میں اتنا بڑا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی۔ صرف ایک حسرت ہے کاش ساڑھے چھ سال کی لمبی جدائی کے بعد ایک بار تو ابی جان سے مل لیتی۔ کچھ ان کی سنتی اور کچھ اپنی سناتی مگر ع

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جب والد صاحب کی وفات کی اطلاع دی تو حضور انور کی طرف سے جو جواب موصول ہوا۔ اس سے دل کو بہت ڈھارس ملی۔

پیارے ابی جان نہ بھولنے والا وجود تھے ہمیشہ زندگی کے ہر موڑ پر یاد آتے رہیں گے۔ انہیں یاد کرتے ہوئے اکثر یہ شعر وردِ زبان رہتا ہے۔ ؎

جانے والے تو ہمیں یاد بہت آئے گا
آنکھ سے دور سہی دل سے کہاں جائے گا

اللہ تبارک تعالیٰ والد صاحب کے درجات بلند فرمائے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا کرے ہمیں ان کی خوبیوں اور نیکیوں کو اپنانے کی توفیق دے اور ان کی دعاؤں کا فیض ہمیں ہمیشہ پہنچتا رہے۔ آمین

ڈاکٹر قریشی محمد اشرف صاحب شاکر آف اوچ شریف

آصفہ اکرم صاحبہ

پیارے ابی جان ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے بچوں میں بچے بنے ہوتے تو جوانوں میں جوان اور بزرگوں میں بزرگ تھے۔ چھوٹے بڑے سب آپ کی محفل کو پسند کرتے۔ آپ بہت ہی مخلص۔ ہمدرد۔ نرم مزاج۔ دعا گو۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند صابر وشاکر وجود تھے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے پیارے والدین کو تہجد کا عادی پایا ہے۔ آپ قرآن پاک کی تلاوت ہمیشہ تہجد اور فجر کے درمیانی وقفہ میں کرتے۔ رمضان المبارک کے روزے اہتمام سے رکھتے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے زندگی کے آخری سال تک مکمل روزے رکھے۔ شوال کے 6 روزے بھی باقاعدگی سے رکھتے رہے۔ زندگی میں کئی مسائل آئے ان کا حل دعاؤں سے ڈھونڈا۔ بہت دعا کرنے والے بزرگ تھے اور ہمیں بھی ہمیشہ دعائیں کرنے کی تلقین کرتے رہے۔

آپ کا جماعت کے ساتھ سچا اور مخلصانہ تعلق تھا۔ جو زندگی کے آخری لمحے تک پوری وفاداری سے نبھایا اپنے چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے۔ خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر خوشی سے لبیک کہتے اور ہمیشہ دعا کے لئے خط لکھتے۔ آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق ملی (صدر جماعت۔ زعیم انصاراللہ وغیرہ) آپ نے محترم تایا جان کے ساتھ اپنی آبائی جائیداد کا ایک حصہ مربی ہاؤس کی تعمیر کے لئے وقف کیا۔ جوانی میں ہی نظام وصیت سے منسلک ہو گئے۔ آپ نے 3 خلفاء کرام کا زمانہ پایا اور تینوں کے ساتھ انتہائی وفا کا تعلق رکھا۔ حضور انور سے ملنے کی بہت تڑپ تھی۔ 1991ء میں جلسہ سالانہ قادیان پر کسی مجبوری کے تحت نہ جاسکے بعد میں روتے تھے کاش میں اسی سال چلا جاتا تو حضور کو مل لیتا۔ زندگی کے آخری لمحوں تک حضور سے ملنے کے لئے بے قرار رہے۔ 1993ء میں مسیح موعود کی مقدس بستی کو کافی عرصہ بعد دوبارہ جا کر دیکھا۔ ایک ایک مقدس مقام پر جا کر حاضری دی۔ بیت الدعا میں خوب درد دل سے دعائیں کیں۔

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے میرے پیارے والدین نے انتہائی خوشگوار زندگی گزاری۔ پیارے ابی جان، میری پیاری امی جان کا بے حد خیال رکھتے۔ امی جان کی ضرورت کی چیزیں ان کے کہنے سے پہلے گھر میں موجود ہوتیں اگر امی جان تھکی ہوئی ہوتیں تو ہمیں کہتے بیٹا آج تمہاری امی تھکی ہوئی ہیں انہیں دباؤ امی کو خاموش دیکھتے تو پوچھتے۔ کیا بات ہے بیگم آج خاموش کیوں ہیں؟ غرض ہر چھوٹی چھوٹی بات کا خیال رکھتے۔

میرے والدین کی شادی 1950ء میں ہوئی۔ ہم نے اپنی زندگی میں کبھی بھی اپنے پیارے والدین میں تلخ کلامی نہیں دیکھی۔ گویا آپ ایک مثالی جوڑا تھے۔ امی جان نے تقریباً اپنی 52 سالہ ازدواجی زندگی نہایت خوشگوار اور محبتوں سے پر گزاری۔

ہم 9 بہنیں اور 2 بھائی ہیں پہلے ہم اوپر تلے سات بہنیں ہیں دوست احباب نے ابی جان کو مشورے دیئے کہ اور شادی کر لیں مگر ابی جان اور میری دادی جان نے کہا نہیں ہم خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہیں خدا تعالیٰ اسی بیوی کے بطن سے بیٹے بھی دے گا۔ (میری دادی جان میری امی جان کی پھوپھی تھیں اس لئے ان کے احساسات کو خوب سمجھتی تھیں) پھر خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی رحمت سے مایوس نہیں ہونے دیا۔ سات بیٹیوں کے بعد اپنے فضل و کرم سے 2 بیٹے عطا فرمائے۔ ان کے بعد پھر 2 بیٹیاں ہیں۔

ہم بہنیں امی جان کی نسبت ابی جان سے زیادہ بے تکلف تھیں کیونکہ امی جان گھر کے کام کاج اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی وجہ سے بہت مصروف ہوتی تھیں اور ہمیں ٹائم نہیں دے سکتی تھیں۔ ابی جان سے ہم ہر قسم کی گفتگو بے جھجک کر لیتی تھیں کیونکہ وہی ہمارے دوست، بھائی رازدان اور سب سے بڑھ کر بہت ہی مشفق والد صاحب تھے۔ ہم پر ہمیشہ بھرپور اعتماد کیا اور ہمیں کہتے تم میرے بیٹے ہو اور بلاتے بھی ہمیں بیٹوں کے طرز پر تھے۔

آپ کی آواز بہت سریلی اور ترنم والی تھی۔ ہم آپ سے اکثر نظمیں سنا کرتے تھے۔ اور آپ کثرت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم ع

عقبیٰ کو بھلایا ہے تو نے تو احمق ہے ہشیار نہیں

سنایا کرتے تھے اور ہم خوب مزے لے لے کر سنا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ اور بھی مختلف شعرا کرام کا کلام سنایا کرتے تھے۔ میرا پروگرام تھا کہ اس دفعہ جب پاکستان جاؤں گی تو ابا جان کی آواز ٹیپ کر لوں گی اس طرح ماضی کی یاد تازہ کیا کروں گی مگر آہ قدرت کو یہ منظور نہیں تھا۔

ابی جان کے ساتھ سفر کرنے کا بہت مزا آتا تھا۔ بے شک جتنا لمبا سفر ہوتا کبھی بور نہیں ہونے دیتے تھے۔ بچوں کے تنگ کرنے پر بھی اکتاہٹ نہیں محسوس کرتے تھے۔ جب تک ربوہ میں جلسہ سالانہ ہوتا تھا۔ ہم بڑی تین بہنیں ہر سال ابی جان کے ساتھ جلسہ پر جاتی تھیں اور ہر دوسرے سال امی جان اور چھوٹے بھائی بہنیں ہماری شریک سفر ہوتیں۔

آپ نے بڑے پیارے انداز میں ہماری تربیت کی نماز باجماعت کا التزام، نماز فجر کے بعد درس القرآن، درس ملفوظات، ہر سال جلسہ سالانہ پر مرکز لے جانا۔ دین کے علم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علم سے روشناس کرایا۔ ہماری نیک قسمت اور روشن مستقبل کے ہمیشہ خواہاں رہے۔ جب ہماری شادیوں کا وقت آیا تو اپنے ہونے والے دامادوں میں چند باتیں معلوم کیں اور فرمایا اگر واقعی ان میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں تو مجھے رشتے منظور ہیں۔ کیا وہ نماز کے پابند ہیں؟ کیا ان کا جماعت احمدیہ کے ساتھ مضبوط تعلق؟ ہے اور کیا وہ چندہ باقاعدہ ادا کرتے رہیں؟ اس بات پر بالکل توجہ نہیں دی کہ ان کا کیا کاروبار ہے؟ کس عہدے پر ہیں؟ وغیرہ وغیرہ گویا ایک طرح سے دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے سب بہنوئی نماز و چندہ کے پابند مخلص احمدی ہیں۔

میرے خاوند اور سب سے چھوٹی بہن کے شوہر خدا کے فضل سے مربی سلسلہ ہیں۔ اس طرح ہم سب بہنیں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے خوشگوار اور پرسکون زندگی بسر کر رہی ہیں۔ ابی جان کے اس احسان پر دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی ہیں جس طرح انہوں نے ہم پر اپنے پیار کی بارش کی۔ اس طرح اے میرے پیارے اللہ میرے والد پر اپنے پیار کی نگاہ رکھنا اور انہیں فضل ورحمت کی چادر میں ڈھانپ لینا۔ آمین

والد صاحب کو دین کی محبت کے ساتھ ساتھ دینی غیرت بہت تھی۔ اس کا ایک چھوٹا سا واقعہ عرض کرتی ہوں۔ ابی جان آدم والی ضلع رحیم یار خان میں ڈاکٹر تھے۔ اسی ہسپتال میں ایک ڈسپنسر صاحب تھے جو احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ حضرت مسیح موعود کی شان میں ناجائز الفاظ استعمال کرتے تھے۔ ابو جان کی عادت تھی ہسپتال میں آنے والے اکثر مریضوں کا جسمانی بیماریوں کے ساتھ ساتھ روحانی بیماریوں کا بھی علاج کرتے رہتے تھے یعنی دعوت الی اللہ یہ ڈسپنسر صاحب آپ کی دعوت الی اللہ سنتے اور دل ہی دل میں کڑھتے رہتے۔ غالباً یہ 1970ء کا واقعہ ہے ان ڈسپنسر صاحب نے ہمارے گھر کے سامنے والے گراؤنڈ میں ایک جلسے کا اہتمام کیا۔ 3، 4 مولوی صاحبان کو بلوایا۔ 150 سے زائد لوگوں کو اکٹھا کیا۔ لاؤڈ سپیکر کا رخ بالکل ہمارے گھر کے سامنے کر دیا ان مولوی صاحبان کے جو جی میں آیا احمدیت کے خلاف کہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے جنہیں سن کر ہم سب گھر والے سخت تکلیف محسوس کرتے رہے۔ سوائے خدا کے حضور گریہ وزاری کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ مجھے یاد ہے اس رات محترم والد صاحب ایک لمحہ کے لئے سو نہیں سکے۔ خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے رہے۔ اب دیکھئے خدا کی قدرت کیسا نشان دکھاتی ہے۔ وہ صاحب اس واقعہ کے دوسرے ہی دن اپنا خاص سامان، ضروری کاغذات اور جمع شدہ پونجی سمیت لاہور کا سفر کر رہے تھے۔ بس میں زیادہ رش ہونے کی وجہ سے وہ بس کی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ راستے میں بس کو کوئی حادثہ پیش نہیں آیا اور نہ ہی بس کی کہیں ٹکر ہوئی ہے۔ صرف بس نے ایک ہچکولہ کھایا ہے۔ ان صاحب کا وہ بریف کیس (جس میں ان کی کل پونجی اور ضروری کاغذات تھے) وہاں سے اڑتا ہوا کہیں کا کہیں جا گرا۔ ان کے شور مچانے کے باوجود بس کوئی 3-4 میل دور جا کر رکی اور یہ صاحب چیختے چلاتے وہاں سے دوڑے۔ بریف کیس ڈھونڈنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ مگر اس بریف کیس نے نہ ملنا تھا نہ ملا۔ کسی اور سواری کا کوئی معمولی سا نقصان بھی نہیں ہوا۔ سوائے انہی صاحب کے۔ یہ سارا واقعہ انہوں نے خود آ کر ابی جان کو سنایا اور معافی بھی مانگی اس کے بعد انہوں نے احمدیت کی مخالفت چھوڑ دی۔

آپ پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔ اپنے فرائض کو صحیح معنوں میں سمجھتے تھے۔ غریبوں کے انتہائی ہمدرد تھے۔ گاؤں کے لوگوں کی زندگی بڑی سادہ ہوتی ہے۔ نہ وہ کوئی وقت دیکھتے ہیں نہ گھڑی۔ صبح۔ دوپہر۔ شام، رات جس وقت دل کرتا ہے دوڑے چلے آتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب میں بیمار ہو گیا ہوں۔ مجھے یہ تکلیف ہے مجھے دوائی دیں وغیرہ وغیرہ اور ابی جان اسی وقت (بے شک کھانا کھا رہے ہوتے) اٹھ کھڑے ہوتے۔ مجھے یاد ہے سردیاں ہوں یا گرمیاں، راتوں کو ایک ایک۔ دو بجے لوگ آ جاتے۔ ڈاکٹر صاحب ہمارے گھر چلیں مریض یا مریضہ سخت بیمار ہے۔ آپ فوراً جانے کے لئے تیار ہو جاتے (بے شک جتنی دور جانا ہوتا) ہم سب گھر والے ڈرتے تھے کہ پتہ نہیں کیسے لوگ ہیں؟ اتنی رات گئے گھر سے باہر جانا خطرے سے خالی نہیں۔ مگر پیارے ابی جان ہمیشہ کہتے گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ غریب لوگ بیچارے شوقیہ نہیں بلکہ بحالت مجبوری مجھے لینے آئے ہیں اور میرا فرض ہے میں ان کے ساتھ جاؤں۔ آپ لوگ بس دعائیں کرتے رہیں۔ کہیں بھی جانے سے پہلے ہماری دادی اماں سے دعا ضرور کرواتے۔ اور پھر روانہ ہوتے۔ پیاری دادی جان کا بے حد احترام کرتے اور ہمیں ہمیشہ ان کا ادب اور خدمت کی تلقین کرتے۔

خدا تعالیٰ نے والد صاحب کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ اکثر مریض اور سانپ کے ڈسے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شفایاب ہو جاتے۔ آپ 1988ء میں ریٹائر ہوئے۔ اور اپنے وطن اوچ شریف ضلع بہاولپور آ کر مکین ہوئے۔ آپ عزیزوں رشتہ داروں میں آ کر بہت خوش تھے۔ آپ اسم بامسمّٰی صابر وشاکر وجود تھے۔ تکلیف و پریشانی میں خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے والے۔ عفو و درگزر کرنے والے۔ بے شک کوئی کتنی زیادتی کر جاتا دل میں نہیں رکھتے تھے۔ ایسے بھول جاتے جیسے کوئی بات ہی نہ ہوئی ہو۔ صلہ رحمی کرنے والے، قصور چاہے کسی کا ہوتا ہمیشہ منانے میں پہل کرتے غرض ہر طرح سے نیکیوں میں سبقت لے جانے والے بزرگ تھے۔

باقی صفحہ 5 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر 39800 میں فائزہ گلزار بنت نثار احمد گلزار قوم راجپوت بھٹی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 31/10 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات اندازاً قیمت -/3710 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فائزہ گلزار گواہ شد نمبر 1 عبدالوحید ناصر وصیت نمبر 27968 گواہ شد نمبر 2 عبدالقیوم ولد عبدالحمید مرحوم 16/10 دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 39801 میں نسیم اختر زوجہ حمیداللہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 39/10 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-4-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور وزنی 57 گرام 8 ملی گرام مالیت تقریباً -/40250 روپے۔2۔حق مہر -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نسیم اختر گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس شاہد وصیت نمبر 21836 گواہ شد نمبر 2 عبدالستار ولد سلطان محمود 31/11 دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 39802 میں احسان الٰہی عابد ولد کرم الٰہی بھٹی قوم بھٹی پیشہ کارکن تحریک جدید عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-8-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔دکان اعدد مالیت -/60000 روپے دو کمرہ برآمدہ (صرف ملبہ) اس وقت مجھے مبلغ -/3856 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد احسان الٰہی عابد گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس وصیت نمبر 21836 گواہ شد نمبر 2 عبدالستار ولد سلطان محمود 31/11 دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 39803 میں حلیمہ نزہت سعدیہ بنت احسان الٰہی عابد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 39/10 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات مالیت -/2000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ حلیمہ نزہت سعدیہ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار ولد سلطان محمود 31/11 دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 احسان الٰہی عابد و کرم الٰہی 39/10 دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 39804 میں ریحانہ طارق زوجہ طارق احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/10 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-7-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند -/70000 روپے۔ طلائی زیور 8 تولے 5 ماشے مالیت -/59225 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ریحانہ طارق گواہ شد نمبر 1 عبدالقیوم ولد عبدالحمید مرحوم 16/10 دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالستار ولد سلطان محمود 31/11 دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 39805 میں جمیل احمد ولد حاجی حفیظ احمد قوم راجپوت لکھن پال پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 14/11 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-1-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان نمبر 12/24 رقبہ 6 مرلے دارالیمن شرقی ربوہ اندازاً قیمت -/60000 روپے۔ 2۔ مکان نمبر 5 مرلے دارالیمن شرقی ربوہ اندازاً قیمت -/80000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/750 روپے ماہوار بصورت بطور لیباٹری آپرنٹس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد جمیل احمد گواہ شد نمبر 1 عبدالقیوم ولد عبدالحمید 16/60 دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالستار ولد سلطان محمود 31/11 دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 39806 میں رانا محمد شفیق ولد رانا محمد صدیق مرحوم قوم راجپوت پیشہ کارکن وقف جدید عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 30/11 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-8-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔پلاٹ واقع دارالیمن شرقی 30/11 اڑھائی مرلہ۔ 2۔ ایک عدد سائیکل -/1500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3200 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد رانا محمد شفیق گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس وصیت نمبر 21836 گواہ شد نمبر 2 عبدالستار ولد سلطان محمود 31/11 دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر 39807 میں فرزانہ کوثر بنت محمد ادریس قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/15 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیور وزنی 17 گرام 780 ملی گرام مالیت -/11550 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فرزانہ کوثر گواہ شد نمبر 1 محمد جمیل ولد امام الدین 11/23 دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالستار ولد سلطان محمود 31/11 دارالیمن شرقی ربوہ

اجلاس یوم معذوراں

مکرم حافظ محمد الیاس اکبر صاحب سیکرٹری اشاعت مجلس نابینا تحریر کرتے ہیں۔ مورخہ 3 دسمبر 2004ء کو معذوروں کے عالمی دن کی نسبت سے مجلس نابینا ربوہ نے 5 دسمبر 2004ء کو اپنے دفتر واقع عقب خلافت لائبریری میں ایک اجلاس منعقد کیا۔جس کی صدارت مکرم لطیف احمد کاہلوں صاحب ناظم تشخیص جائیداد نے کی۔تلاوت نظم کے بعد مکرم حافظ محمود احمد صاحب نائب صدر اور مکرم لطیف احمد صاحب کاہلوں سمیت کئی دوستوں نے معذوروں کی بابت اظہار خیال فرمایا جس میں تمام معذور افراد سے یکجہتی کا اظہار کیا گیا خدمت خلق بلا رنگ ونسل ومذہب کی ضرورت واہمیت بیان کی گئی۔نیز معذور افراد کی تعلیم وتربیت اور ہنر سکھا کر انہیں معاشرے کا مفید شہری بنانے کیلئے معاشرے سے تعاون کی درخواست کی گئی۔

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی شیشی -/60 روپے بڑی شیشی /240 روپے

تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** (رجسٹرڈ) گولبازار۔ربوہ

فیکس: 213966 فون 212434-04524

سانحہ ارتحال

محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔ مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب مرحوم درویش قادیان ساکن کوٹ مرزا جان ضلع گوجرانوالہ مورخہ 30 نومبر 2004ء کو وفات پا گئیں مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں ان کی میت ربوہ لائی گئی اور یکم دسمبر 2004ء کو مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناصر ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم جمال الدین صاحب شمس نے دعا کروائی۔ آپ مکرم عزیز الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ گھانا اور مکرم چوہدری محمد سلام صاحب صدر جماعت کوٹ مرزا جان کی والدہ محترمہ تھیں۔ مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرمہ قانتہ فوزیہ صاحبہ اہلیہ مکرم فرید احمد صاحب سندھو بورے والا لکھتی ہیں۔ ان کے دیور مکرم احسن احمد صاحب اور مکرمہ عظمیٰ احسن صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 16 نومبر 2004ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ اس کا نام ضحیٰ احسن تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ چوہدری نذیر احمد صاحب سندھو کی پوتی ہے اس کے نیک صالح خادم دین اور قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسارہ کی شادی کو تین سال ہو چکے ہیں نیک اور صالح اولاد کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرمہ بشریٰ ارم صاحبہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ لکھتی ہیں۔ میرا چھوٹا بھائی محمد معظم سابق طالب علم نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ جو آجکل گورنمنٹ کالج لاہور میں B.C.S فائنل کا طالب علم ہے۔ اور آل پاکستان جونیئر بیڈمنٹن چیمپیئن رہ چکا ہے انٹرنیشنل انٹر یونیورسٹی بیڈمنٹن ٹورنامنٹ میں شرکت کیلئے پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے بنکاک اور تھائی لینڈ گیا ہے۔ احباب کرام سے بھائی کی اعلیٰ کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو جماعت احمدیہ اور وطن کا نام بلند کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور دین ودنیا کی حسنات عطا فرمائے۔

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عثمان غنی ملک صاحب عمر 82 سال کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ہڈیوں کے کمزور ہونے اور جوڑوں کے درد کی وجہ سے گزشتہ 8 سال سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

مکرم وقار احمد صاحب ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ اور بے ہوشی کی حالت میں مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

مکرم خواجہ کلیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور عادل ہسپتال سے گھر آ گئی ہیں لیکن ابھی تک بیمار ہیں۔ مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ترقی

جاوید چوہدری اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

پاکستانی قوم کے بارے میں ٹام کا تبصرہ حرف آخر ہے۔ ٹام برطانوی صحافی ہے۔ افغانستان کے بحران میں اسے پاکستان رہنے کا اتفاق ہوا۔ اسے ملک کے طول وعرض پر سفر کرنے اور پاکستان اور پاکستانیوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آخر میں اس ملک کے باسیوں سے متعلق اس نے وہ خوبصورت تبصرہ کیا جسے پڑھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ ٹام نے کہا ’’پاکستانیوں میں حرکت بہت ہے۔ یہ دن میں 24 گھنٹے اپنی جان پر کھیلتے ہیں لیکن اس رسک اس حرکت سے انہیں حاصل کچھ نہیں ہوتا ان کی جدوجہد کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا‘‘۔ ٹام نے اس سلسلے میں بڑی خوبصورت مثال دی اس نے بتایا ’’وہ اندرون ملک سفر کر رہا تھا۔ ایک جگہ ریلوے کراسنگ کا پھاٹک بند ہو گیا۔ دونوں اطراف سے ٹریفک رک گئی میں نے دیکھا ایک نوجوان دیہاتی سائیکل کے پیڈل مارتا پھاٹک تک آیا سائیکل سے اترا سائیکل اٹھائی کندھے پر رکھی اور پھاٹک کی بغل میں موجود ایک فٹ جگہ سے گھسٹتا ہوا دوسری طرف چلا گیا۔ جب وہ یہ جدوجہد کر رہا تھا تو ٹرین اس کے سر پر پہنچ چکی تھی لیکن وہ بے خطر پھاٹک عبور کر گیا، دوسری سمت پہنچ کر اس نے سائیکل نیچے اتاری چھلانگ لگا کر اس کی کاٹھی پر بیٹھا اور گاڑیوں میں سے راستہ بناتا ہوا نکل گیا اس سارے عمل کے دوران اس نے ٹرین کی طرف آنکھ تک اٹھا کر نہیں دیکھا مجھے اس کی بہادری نے ششدر کر دیا۔ میں بے اختیار تالیاں بجانے لگا میں نے سوچا اس شخص کو لازماً جلدی ہوگی اس نے کہیں نہ کہیں وقت پر پہنچنا ہوگا لہٰذا اس نے فرض کی ادائیگی کے لئے جان تک کی پرواہ نہ کی، پھاٹک کھل گیا ٹریفک چل پڑی ذرا دور ایک مجمع لگا تھا میں نے دیکھا وہی بہادر شخص اپنے سائیکل کے کیریئر پر کھڑا ہو کر مجمع میں جھانک رہا تھا میں نے رک کر تفتیش کی تو معلوم ہوا وہاں مداری کا کھیل ہو رہا ہے اور میرا بہادر ہیرو بڑے انہماک سے وہ کھیل دیکھ رہا ہے۔ میں حیران رہ گیا اور سوچنے لگا اگر اس شخص نے اس کھیل ہی میں اپنا وقت برباد کرنا تھا تو پھر اپنی جان جوکھوں میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی تب مجھے اندازہ ہوا یہ شخص اس پوری قوم کی نفسیاتی نمائندگی کر رہا ہے یہاں لوگ بہت تیز بھاگتے ہیں ان کی زندگی میں حرکت اور افراتفری ہے لیکن اس افراتفری حرکت اور بھاگ دوڑ کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔‘‘

مجھے ٹام سے سو فیصد اتفاق ہے واقعی ہم لوگ چار اشارے توڑ کر گھر پہنچیں گے اور پھر دھوتی اور بنیان پہن کر دیر تک پیٹ پر خارش کرتے رہیں گے ہمارے پاس کرنے کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔ یہ معاملہ صرف ہم عوام تک محدود نہیں، ہماری حکومتوں کی کوششوں کا بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ ہماری زیادہ تر پالیسیاں سائیکل کندھے پر رکھ کر پھاٹک عبور کرتی ہیں اور پھر کیریئر پر کھڑی ہو کر مداری کا تماشا دیکھنے میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ آپ گورنر سٹیٹ بینک کو لیجئے ڈاکٹر عشرت حسین نے 26 اگست کو لاہور میں ایوان صنعت وتجارت میں تاجروں اور صنعتکاروں سے خطاب کیا اس خطاب میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ تمام آثار ملک میں معاشی ترقی کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ بینکوں سے اس سال 44 کی بجائے 153 بلین قرضے لئے گئے مشینری کی درآمد میں بھی 37 فیصد اضافہ ہوا۔ سیلز ٹیکس کی وصولی 24 فیصد، سیمنٹ کی پیداوار 12 فیصد اور سٹیل کی پیداوار 21 فیصد بڑھی لیکن اس ترقی کے باوجود روزگار نہیں بڑھا روزگار کے ذرائع میں اضافہ نہیں ہوا۔ یہاں پہنچ کر میری اکنامکس فیل ہو جاتی ہے۔‘‘ ڈاکٹر صاحب کی پریشانی بجا ہے واقعی اگر جوس نکالنے والی مشین میں سیب ڈالے جا رہے ہوں، مشین بھی چل رہی ہو لیکن جوس کا جگ خالی ہو تو حیرانی کی بات ہے دیکھنے والوں، مشین چلانے والوں کو پریشان ہونا چاہئے۔ خود سوچئے جس ملک میں بینک زیادہ قرضے جاری کرتے ہیں، مشینری کی درآمد میں اضافہ ہو سیلز ٹیکس کی وصولی اور کارخانوں کی پیداوار بھی بڑھ رہی ہو اس ملک میں روزگار کے مواقع بھی بڑھ جاتے ہیں۔ بے روزگاری میں کمی بھی آتی ہے لیکن ہمارے ملک میں اکنامکس کا یہ بنیادی اصول بھی شکست کھا چکا ہے۔ نتیجے تک پہنچ کر حرکت بے نتیجہ ہو چکی ہے۔ یہ کیوں ہے؟ ایسا کیوں ہے؟

یہ معاملہ صرف معیشت تک محدود نہیں اس ملک میں اسمبلیاں ہیں الیکشن بھی ہوتے ہیں ارکان کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے لیکن جمہوریت نہیں اس ملک میں کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے لیکن علم میں اضافہ نہیں ہو رہا۔ اس ملک میں پولیس اور تھانوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے لیکن جرم کم نہیں ہو رہے، امن وامان میں اضافہ نہیں ہو رہا۔ اس ملک میں مسجدیں اور مدرسے بھی بڑھ رہے ہیں لیکن مذہبی رواداری اور نظریاتی برداشت میں اضافہ نہیں ہو رہا اس ملک میں زرعی پیداوار بڑھ رہی ہے ٹریکٹروں اور ٹیوب ویلوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے لیکن لوگوں کی بھوک میں کمی نہیں آ رہی لوگوں کا رزق کشادہ نہیں ہو رہا یہ کیا ہے؟ حرکت بھی ہے اضافہ اور ترقی بھی ہے لیکن اس ترقی، اس اضافے اور اس حرکت کا جو نتیجہ نکلنا چاہئے وہ نہیں نکل رہا خلقت خدا کو اس ترقی، اس اضافے کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ بات پھر ٹام کے تبصرے پر آ رکتی ہے ہم من حیث القوم پھاٹک عبور کر جاتے ہیں لیکن جہاں ہمارے اس رسک اس کوشش اور اس حرکت کو ثمر آور ہونا چاہئے وہاں ہم سائیکل کے کیریئر پر چڑھ کر مداری کا تماشا دیکھنے لگتے ہیں۔ اچھی مشین میں ایک ہی خوبی ہوتی ہے وہ کم ان پٹ لے کر زیادہ آؤٹ پٹ دیتی ہے۔ قومیں بھی مشینوں ہی کی طرح ہوتی ہیں اچھی قومیں کم محنت سے زیادہ نتیجے حاصل کرتی ہیں لیکن ہم کیسی قوم ہیں ہماری مشینیں ایک ٹرک کماد سے ایک کلو چینی نہیں بنا سکتیں، چار ہزار کارخانے 40 بے روزگاروں کو روزگار نہیں دے سکتے۔

(جنگ 30 اگست 2003ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔دسمبر 2004ء	
طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:57
زوال آفتاب	12:02
وقت عصر	3:36
غروب آفتاب	5:07
وقت عشاء	6:35

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کنٹین ربوہ
فون آفس:215040 رہائش:214691

مکان برائے فروخت
14/18 دارالصدر شرقی ب عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
بالمقابل ڈیجیٹل ایکسچینج ربوہ رقبہ تقریباً دس مرلے
برائے رابطہ فون نمبر :213749-211667
عبدالرب خان 18/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
جدید فینسی، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر ٹانکے کے تیار کئے جاتے ہیں
گولبازار۔ ربوہ فون:04524-213160

ہومیو پیتھک علاج ادویات کتب اور متعلقہ سامان کی خرید کا با اعتماد ادارہ
نوٹ: بلڈ پریشر کا آلہ۔ سٹیتھوسکوپ اور رویٹ مشین بھی دستیاب ہیں
ایف بی ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ فون:212750

C.P.L 29